اداریہ

گرمانی مرکز زبان وادب، لاہور یونی ورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز کے علمی وتحقیقی مجلّے بنیاد کا آٹھواں سالانہ شمارہ پیشِ خدمت ہے۔ امید ہے کہ اسے ملک اور بیرون ملک کے علمی وتحقیقی حلقوں میں حسبِ سابق توجہ اور پذیرائی حاصل ہو گی۔ بنیاد نے اپنی سعیِ پیہم اور احساسِ ذمہ داری کی بنا پر چند ہی برسوں میں پاکستانی دانش گاہوں سے شائع ہونے والے مجلّات میں جو نمایاں مقام حاصل کیا ہے، وہ اہلِ نظر پر عیاں ہے۔ ہمارے سنجیدہ حلقوں میں یہ موضوع زیرِ بحث چلا آتا ہے کہ ان مجلّات کا معیارِ تحقیق اور پیمانۂ نقد ونظر کیسا ہے، ان کے مشمولات، علوم و معارف میں حقیقی ثروت مندی کا کہاں تک باعث بن رہے ہیں اور ان کے مطالب میں بین العلومی رجحانات اور عالمی ادبی بیانیوں کی کتنی جھلک دکھائی دیتی ہے؟ یہ تمام سوالات بجا ہیں۔ بنیاد کی شکل میں ہماری یہ کاوش دراصل انھی مطلوبہ معیارات تک رسائی کا ایک اہم مرحلہ ہے۔

سب سے پہلے ڈاکٹر نجیبہ عارف کا دلی شکریہ واجب ہے جو چار سال (۲۰۱۳ء – ۲۰۱۶ء) تک مہمان مدیر کے طور پر بے حد قابلِ ستائش انداز میں بنیاد کی ادارتی ذمہ داریاں نبھاتی رہیں۔ ان کے زیرِ ادارت اس کا تحقیقی وتنقیدی معیار بلند تر ہوا اور اس کے صوری ومعنوی خدوخال اور قدوقامت میں خاطر خواہ بہتری ہوئی۔ چنانچہ رسالے کی علمی متانت اور تحقیقی وقار کے پیشِ نظر پاکستان ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) نے اسے وائی (y) درجے میں منظور کیا۔ ہم محترمہ نجیبہ عارف کے لیے سراپا سپاس ہیں۔

زیرِ نظر شمارے میں، اس سے پہلے شماروں کی طرح متنوع موضوعات پر مضامین شامل کیے گئے ہیں۔ تحقیق و تنقید کے حصے میں پاکستان کے کتب خانوں میں ترکی مخطوطات سے متعلق معلومات سے لے کر اردو زبان کے قابلِ توجہ پہلوؤں پر تحریریں موجود ہیں۔ جہاں خالص تحقیقی نوعیت کی تحریروں کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے وہاں تنقیدی مطالعات بھی تحقیق کے لیے نئے راستے فراہم کر سکتے ہیں۔ بعض تنقیدی جائزے نئے زاویوں سے پرانے طے شدہ معیارات پر نظرثانی کرتے ہیں اور مزید مطالعے اور تحقیق کی راہیں ہموار کرتے ہیں۔ شاعری اور فکشن کے حصے میں بعض مضامین پڑھنے والوں کے لیے یقیناً اس لحاظ سے دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ ایک مضمون سید وارث شاہ کے قصیدہ بردہ شریف کے پنجابی ترجمے پر ہے جو اب تک کیے جانے والے پنجابی تراجم سے تقابلی سطح پر مختلف ہے۔ مصر کے افسانہ نگار احسان عبدالقدوس کی حیات اور تخلیقات کا منٹو کی زندگی اور تخلیقی موضوعات سے حیرت انگیز مماثلت پر مبنی جائزہ بھی پڑھنے والوں کے لیے دلچسپی کا باعث ہوگا۔ دو اہم تراجم بھی اس شمارے میں شامل ہیں۔ ایک ترجمہ اقبال کے تصورِ وحدت الشہود پر وٹمور کے مضمون کا ہے۔ یہ اس مضمون کا پہلا مکمل ترجمہ ہے جو مترجم کے حواشی کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔ اس شمارے کے کل پچیس مضامین میں سے دو مضمون انگریزی زبان میں بھی ہیں، جن میں سے ایک عبدالماجد دریا بادی کی خودنوشت کے ایک اہم حصے کا ترجمہ ہے۔ یہ ان کے روحانی سفر اور ارتقا کی روداد ہے۔

مقالہ نگاروں میں شمس الرحمٰن فاروقی، عارف نوشاہی، سعادت سعید، نجیبہ عارف، خالد محمود سنجرانی، ارشد محمود ناشاد، محمد سعید، صائمہ ارم اور کنول خالد جیسے دانشوروں، اساتذہ اور محققین کی قابل قدر کاوشیں شامل ہیں جن میں بہت کچھ سزاوارِ توجہ ہے۔ ابھرتے ہوئے محققین کی حوصلہ افزائی شروع ہی سے مجلّے کے نصب العین اور روشِ کار میں نمایاں رہی ہے۔ چنانچہ اس شمارے میں عبدالقدیر، احتشام علی، محمد نعیم، محمد خاور نوازش، محمد سلمان بھٹی، محمد رفیق الاسلام، طاہرہ صدیقہ اور محمد نوید کے حاصلاتِ تحقیق و تنقید شامل ہیں اور ہمیں اطمینان ہے کہ یقیناً یہ اور ایسے ہی دوسرے لوگ جنوبی ایشیا کی زریں علمی روایات کے امین ہوں گے۔ اس شمارے کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ اس میں لمز کے اساتذہ و محققین نے بھی بھرپور حصہ لیا ہے اور باسط بلال کوشل، احمد بلال، رفاقت علی شاہد، زاہد حسن اور ذیشان

دانش کے مقالات نے اس شمارے کی وقعت میں اضافہ کیا ہے۔

ہم تمام مقالہ نگاروں کے شکرگزار ہیں، خاص طور پر ان مقالہ نگاروں کے بہت ممنون ہیں جنھوں نے ماہرین کی رائے کے مطابق اپنے مقالوں پر نظر ثانی کی اور بعض جگہ اضافے اور تبدیلیاں بھی کیں۔ ہمارے لیے یہ مرحلہ مشکلات بھی پیدا کرتا ہے لیکن ہمیں خوشی ہے کہ مقالہ نگار اس معاملے میں ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ خاص طور پر نئے محققین کے لیے یہ عمل اگرچہ صبر آزما ہوتا ہو گا لیکن اس کی وجہ سے جہاں مجلّے کے اعتبار میں اضافہ ہوتا ہے وہاں ان کی اپنی تربیت کا سامان بھی فراہم ہو جاتا ہے۔ ہمارے ماہرین کی رائے کے مطابق بعض مضامین معیار پر پورے نہیں اترتے اور ان کی اشاعت سے ہمیں معذرت کرنا پڑتی ہے لیکن ہم توقع کرتے ہیں کہ ہمارے محققین خاص طور پر نئے لکھنے والے اسے بھی تربیت ہی کا حصہ سمجھ کر دل برداشتہ ہونے کی بجائے آئندہ ایک مخصوص معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنے مقالے بھیجتے رہیں گے۔

ملکی اور غیرملکی ماہرین، جنھوں نے ان مقالات کا بہ نظرِ عمیق جائزہ لیا اور مواد کے استناد اور پیش کش کے ضمن میں مفید تجاویز دیں، ہمارے شکریے کے مستحق ہیں۔ مدیر منتظم ذیشان دانش کا بے حد شکریہ کہ ان کے حسنِ انتظام سے بنیاد کی بروقت اور بہتر اشاعت ممکن ہوئی۔

مدیران